جمالِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

11 ربیع الاول 1447

11 ربیع الاول 1447 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا بِهَا مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيْهَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِپاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِپاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر ہے۔ (معجم کبیر ۸/۱۳۴، رقم:۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل شریف کا مہینہ جاری و ساری ہے، یہ وہ مُقدّس مہینہ ہے جس میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت ہوئی، اسی لئے اس مہینے میں خُصوصیت کے ساتھ جہاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ کے مُختلف گوشے اور میلادُ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعات بیان کرکے عاشِقانِ رسُول کے دلوں میں عشقِ رسول کی شمع مزید روشن کی جاتی ہے، وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جَمال کا تذکرہ کرکے ان کے دِلوں کو مزید گرمایا جاتا ہے۔ آج کے بیان کا مَوضُوع بھی "جمالِ مصطفےٰ" ہے، آیئے! نہایت ہی تَوَجُّہ اور دِلجمعی کے ساتھ حُسن و جَمالِ مُصطفٰے سے مُتعلّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن و جَمال سے مُتعلق ایک وَاقِعہ

جب رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، مکہ مکرّمہ سے مدینہ مُنوّرہ کی طرف ہجرت کے لئے اپنے چند صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ روانہ ہوئے، تو حضرت اُمِّ مَعْبد کے خیمے کے پاس سے

[1]... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

گُزرے۔ وہ خاتُون آپ کو پہچانتی نہیں تھیں، لیکن وہ بڑی عقلمند تھیں، اپنے خیمے کے پاس بیٹھ جاتیں اور مُسافِروں کو کھانا وغیرہ کھلایا کرتیں۔ اس مُبارک کارواں نے اِن سے گوشت اور کھجوروں کے بارے میں پُوچھا تاکہ ان سے خرید لیں، لیکن اتفاق سے اُس وَقْت اُن کے پاس کچھ نہ تھا۔ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خیمہ کے کونے میں ایک کمزور بکری کو دیکھ کر پُوچھا: ”اے اُمِّ مَعْبَد یہ کیسی بکری ہے ؟“ اُنہوں نے عَرْض کی : اس کے تھنوں میں دُودھ نہیں ہے، بلکہ اس نے تو کبھی بچہ بھی نہیں جَنا۔ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر اس کے تھنوں اور کمر پر اپنا دَستِ شِفا بخش پھیرا اور اس کے لئے دُعا فرمائی۔ بکری نے اپنی ٹانگیں کُشادہ کر دیں اور دُودھ دینے لگی، سب نے سیر ہو کر پیا پھر آپ روانہ ہو گئے، تھوڑی ہی دیر کے بعد اُمِّ مَعْبَد کے شوہر گھر آئے۔ جب اُنہوں نے اِتنا کثیر دُودھ دیکھا تو مُتَعَجِّب ہو کر پُوچھا: اُمِّ مَعْبد! اِتنا دُودھ کہاں سے آگیا؟ حالانکہ گھر میں دُودھ والا کوئی جانور بھی نہیں؟ اُنہوں نے کہا: اللہ پاک کی قسم! ابھی ابھی یہاں سے ایک مُبارک ذات گُزری ہے۔ ابُو مَعْبد نے کہا: ذرا میرے سامنے ان کا حُلیہ تو بیان کرو۔ اس پر اُمِّ مَعْبد نے کہا: ”میں نے ایک ایسی ذات دیکھی ہے، جن کا حُسن نُمایاں تھا، جن کا چہرہ خُوبصورت اور تخلیق بہت عُمدہ ہوئی تھی، بڑے حَسین، اِنتہائی خُوبصورت تھے، آنکھیں سیاہ اور بڑی، پلکیں لمبی تھیں، ان کی آواز گُونج دار، گردن چمکدار، جبکہ داڑھی مُبارَک گھنی تھی۔ دونوں اَبرو باریک اور ملے ہوئے تھے۔ ان کے مُبارَک قد میں بھی بہت مِیانہ رَوِی تھی، نہ اِتنا طویل قد کہ دیکھ کر بُرا لگے، نہ اِتنا پَسْت کہ دیکھ کر حقیر معلوم ہو، دُور سے دیکھو تو بہت زِیادہ بارُعب اور حَسین و جمیل نظر آتے اور جب قریب سے دیکھا جائے تو اس سے کہیں زِیادہ خُوبرُو اور حَسین دِکھائی دیتے۔ یہ سراپا سُن کر ابُو مَعْبد نے کہا: اللہ پاک کی قسم! یہ تو وہی ذاتِ گرامی ہیں، جن کا مُعاملہ ہمیں مکہ مُکرّمہ سے پہنچا ہے، میری تو خواہش ہے کہ

ان کی رَفاقت اِختیار کروں۔ اگر میرے اِختیار میں ہوا تو میں اپنی اس خواہش کی تکمیل ضَرور کروں گا۔(اور پھر ایسا ہی ہوا کہ اللہ پاک نے نبیِ رَحمت، باعثِ خَیْر و برکت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بابرکت قدم ان کے گھر میں پڑجانے کی برکت سے نہ صِرف اُمِّ مَعْبَد کے شوہر بلکہ خود اُمِّ مَعْبَد رَضِیَ اللہُ عَنْھا کو بھی دولتِ اسلام سے سرفَراز فرمایا اور شرفِ صحابیّت بھی عطا فرمادیا)۔ (سبل الھدی والرشاد، الباب الرابع فی ہجرۃ ... الخ، ۳/۲۴۴ ملتقطا)

حُسن وجمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا۔۔۔

اَوج وکمالِ مصطفیٰ مرحبا صد مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے نبیِ بے مثال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے کیسا حُسن و جمال عطا فرمایا ہے کہ مُسلمانوں نے جب آپ کے رُخِ زَیبا کو دیکھا تو آپ کے نام پر اپنی جانیں نچھاور کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے اور جب کسی غیر مسلم نے دیکھا تو آپ کا حَسین سراپا، اس کی نظر میں ایسا سَمایا کہ وہ دائرۂ اِسلام میں داخل ہو گیا۔ یقیناً اَوّلین و آخرین میں نہ تو کوئی ایسا تھا نہ ہے نہ ہو گا۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجمال کا اَندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ تبارَک وتعالٰی نے تمام حَسین و جمیل اَشیاء کو پیدا فرما کر پُوری کائنات کو حُسن و جَمال بخشا اور پھر پُوری کائنات کے حُسن سے بڑھ کر حضرتِ یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو حُسن و جَمال عطا فرمایا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن وجمال کا یہ عالَم تھا کہ جب مِصر کی عورتوں نے آپ کو دیکھا، تو آپ کے حُسن میں ایسی خُودرَفتہ اور گُم ہوئیں کہ بے خُودی کے عالَم میں اُنہوں نے اپنے ہاتھ کی اُنگلیاں تک کاٹ ڈالیں۔

اس واقعے کو قرآنِ کریم نے ان اَلفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے: چُنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًاؕ-اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ(۳۱) (پ ۱۲، یوسف: ۳۱)

تَرْجَمۂ کنز العرفان: تو جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا، تو اُس کی بڑائی پکار اُٹھیں، اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پکار اُٹھیں سبحان اللہ، یہ کوئی انسان نہیں ہے، یہ تو کوئی بڑی عزت والا فرشتہ ہے۔

صَدرُ الاَفاضِل حضرت مولانا مُفْتی سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه خَزائنُ العرفان میں اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ اُنہوں نے اس جَمالِ عالَم اَفروز (دنیا کے حسن و جمال کو بڑھانے والے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ نُبُوَّت و رِسالت کے اَنوار اور عاجزی و اِنکساری کے آثار اور شاہانہ ہیبت و اِقْتِدار اور لذیذ کھانوں اور خُوبصورت چہروں کی طرف سے بے نیازی کی شان دیکھی، تَعَجُّب میں آگئیں اور آپ کی عَظَمَت و ہیبت دِلوں میں بھر گئی اور حُسن و جمال نے ایسا وارَفْتہ کیا کہ ان عورتوں کو خُود فراموشی ہو گئی۔ اور (ان کے) دل حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ایسے مَشْغُول ہوئے کہ ہاتھ کاٹنے کی تکلیف کا اَصلاً (بالکل) اِحساس نہ ہوا۔ (خزائن العرفان، ص۴۴۷)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو حضرتِ یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کا عالَم تھا کہ جنہیں تمام مخلوق سے بڑھ کر حُسن و جَمال عطا کیا گیا، تو حُسن و جَمال کے شاہکار، حبیبِ پروردگار حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جمال کا کیا عالَم ہو گا، کہ جن کا حُسن حضرتِ یُوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حسن و جمال سے بھی بڑھ کر ہے۔

حُسنِ یُوسف پہ کٹیں مِصر میں اَنگشتِ زناں

سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مَردانِ عرب

اُمُّ الْمؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں:

فَلَوْ سَمِعُوْا فِیْ مِصْرَ اَوْصَافَ خَدِّہٖ

لَمَا بَذَلُوْا فِیْ سَوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقْدٍ

یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخسارِ مُبارک کی خوبیاں، اہلِ مصر سُن لیتے تو جنابِ یوسف عَلَیْہِ السَّلام کی قیمت لگانے میں سیم وزر (مال ودولت) نہ بہاتے۔

لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَأَیْنَ جَبِیْنَہٗ

لَآثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَی الْاَیْدِیْ

یعنی اگر زُلیخا کو مَلامت کرنے والی عورتیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانی پیشانی کی زِیارت کرلیتیں، تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔ (زرقانی علی المواھب،عائشہ ام المومنین ۳۹۰/۴)

نعلینِ مصطفےٰ مرحبا مرحبا

خاندانِ مصطفےٰ مرحبا مرحبا

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ بے مثال کو ہم بَھلا کیا سمجھ سکتے ہیں؟ حَضراتِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو دن رات سفر و حضر میں جمالِ نُبوّت کی تجلیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے، اُنہوں نے نُور کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جمالِ بے مِثال کو جن لفظوں میں بیان فرمایا، آیئے! اُسے سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے ہر حَسین چیز دیکھی ہے، لیکن رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زِیادہ حَسِین وجَمیل میں نے کبھی نہیں دیکھا۔(سبل الھدی والرشاد، ج۲، ص۷)

دِیدارِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
انوارِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا وَاَنْوَرَھُمْ لَوْنًا، یعنی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے زِیادہ خُوبصورت اورخُوش رنگ تھے۔مزید فرماتی ہیں: لَمْ یَصِفْہُ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَّا شَبَّہَ وَجْھَہٗ بِالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ، یعنی جس نے بھی آپ کی تعریف وتَوصیف بیان کی، اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تَشْبِیہ دی، وَکَانَ عَرَقُہٗ فِیْ وَجْھِہٖ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ، یعنی آپ کے پسینہ کی بُوند آپ کے چہرۂ اَنْور میں یُوں مَعلُوم ہوتی، جیسے موتی۔(الخصائص الکبری، باب الآیۃ فی عرقہ الشریف، ۱/۱۱۵)

اسی طرح صحابیِ رَسُول، حضرت جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔(الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ، ص۲۴ حدیث۹)

رِفعتِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
اِنعامِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسن وجَمال سے مُتَعَلِّق صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دِلنشین فَرامین سُن کر یقیناً عاشقانِ رسول کے دل خُوشی سے جُھوم اُٹھے ہوں گے۔بیان کردہ رِوایتوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے چہرۂ اَنْور کو چاند سے تشبیہ دی، حالانکہ سُورج کی روشنی چاند سے زِیادہ ہوتی ہے، اس کی حکمت یہ ہے کہ چاند رُوئے زمین کو

اپنی تابانیوں سے بھر دیتاہے اور دیکھنے والوں کو اس سے اُنسیت حاصل ہوتی ہے اور بغیر کسی تکلیف کے اس پر نظریں جمانا مُمکن ہوتا ہے جبکہ سُورج میں یہ سب مُمکن نہیں، کیونکہ اسے دیکھنے سے آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں ۔(زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ، ۵/۲۵۸)

یادرہے! صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جس حُسن وجَمال کو چاند سے تشبیہ دی ہے، یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کامل حُسن و جَمال نہیں تھا، اگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا حُسنِ کامل لوگوں پر ظاہر ہوجاتا تو آنکھیں اسے دیکھنے کی طاقت نہ رکھتیں۔ جیسا کہ علامہ زُرقانی ، امام قرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے نقل فرماتے ہیں: "حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تمام تر حُسن و جمال ہم پر ظاہر نہیں ہوا، اگر آپ کا کامل حُسن ظاہر ہوجاتا تو ہماری آنکھیں اِس جلوۂ زیبا کو دیکھنے کی تاب نہ لاتیں۔" (زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقتہ وجمال صورتہ، ۵/۲۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُلیہ شریف

پیارے اسلامی بھائیو! حُضُور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن و جَمال اور اَوصاف و کمال کو بیان کرنے کا ہم ہرگز حق اَدا نہیں کرسکتے، لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکرِ مُبارَک سے بَرَکت حاصل کرنے کے لئے، آپ کے چند اَعضائے شریفہ کے تَناسُب اور حُسن وجمال کا مزید تذکرہ سُن کر اپنے لئے رَحمتوں اور برکتوں کا سامان اِکٹھا کرتے ہیں: چُنانچہ

چہرۂ مبارک

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ مُبارک، جَمالِ الٰہی کا آئینہ اور اَنوار وتجلیات کا

مَظہَر تھا، پُر گوشت اور کسی قدَر گول تھا۔ اسی رُوئے مُبارَک کو حضرت عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دیکھتے ہی پُکار اُٹھے تھے: وَجْھُہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ۔ ان کا چہرہ دَروغ گو (یعنی جھوٹے) کا چہرہ نہیں اور ایمان لائے تھے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقہ، ج۱، ص۳۶۲، حدیث۱۹۰۷)

مِیلادِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
دِل شادِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

چشمان مبارک

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمگیں (سرمہ والی) اور پلکیں دَراز تھیں۔ آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے تھے۔ پچھلی کتابوں میں یہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک علامتِ نُبوّت تھی۔

عزّتِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
آمدِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَبرُوئے مُبارَک

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھویں دَراز اور باریک تھیں اور درمیان میں دونوں اس قدَر مُتّصِل تھیں کہ دُور سے ملی ہوئی معلوم ہوتیں۔ (الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ، ص۲۲ حدیث۷، ملتقطا)

گیسوئے مصطفیٰ مرحبا مرحبا
داڑھی مصطفیٰ مرحبا مرحبا

بینیٔ مبارک

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بینی یعنی ناک مُبارک خُوبصورت اور دراز تھی اور درمیان میں اُبھار نُمایاں تھا اور ناک کی ہڈی پر ایک نُور درَخشاں تھا۔ جو شخص بغور نہ دیکھتا تو اسے معلوم ہوتا کہ بُلند ہے، حالانکہ بُلند نہ تھی۔ بُلندی تو وہ نُور تھا جو اسے گھیرے ہوئے تھا۔ (الشمائل المحمدیہ للترمذی، باب ماجاءفی خلق رسول اللہ، ص ۲۲ حدیث ۷، ملتقطا)

بینیِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
پسینۂ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

پیشانی مبارک

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارک کُشادہ تھی اور چراغ کی مانند چمکتی تھی۔ چنانچہ حضرتِ حَسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَہِیْمِ جَبِیْنُہٗ
یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَی الْمُتَوَقِّدِ

یعنی جب اندھیری رات میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی ظاہر ہوتی تو، تاریکی کے روشن چراغ کی مانند چمکتی۔ (شرح الزرقانی علی المواہب ج ۵، ص ۲۷۸)

شفاعتِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
پرچمِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

کان مُبارک

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں کان مُبارَک کامل وتام تھے۔ قُوّتِ بَصارت کی طرح اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قُوّتِ سَماعت بھی کمال کی عطافرمائی تھی۔ اسی لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم سے فرماتے کہ میں جو دیکھتاہوں، تم نہیں دیکھ سکتے اور جو میں سُنتاہوں، تم نہیں سُن سکتے، میں تو آسمان کی آواز بھی سُن لیتاہوں۔

(الخصائص الکبری للسیوطی، ج۱، ص۱۱۳)

سماعتِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
بصیرتِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

دَہنِ مُبارک

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُنہ مُبارَک فَراخ، رُخسار مُبارک ہموار، سامنے کے دانت مُبارک کُشادہ اور رَوشن وتاباں تھے، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کلام فرماتے، تو ان سے نُور نکلتا دکھائی دیتا تھا۔ حضرت ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُسکَراتے تو دیواریں رَوشن ہو جاتیں۔ (الخصائص الکبری للسیوطی، ج۱، ص۱۲۷)

حکمتِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
رِفعتِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

لُعاب دَہَن مبارک

حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُنہ مُبارَک کا لُعابِ پاک زخمیوں اور بیماروں کے لئے شِفا تھا، چُنانچہ فتحِ خیبر کے دن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا لُعابِ دَہن حضرت علی المُرتَضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ فوراً تندرست ہوگئے، گویا آنکھوں کا درد کبھی ہوا ہی نہ تھا۔

حضرت رِفاعہ بن رافع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا بیان ہے کہ بدر کے دن میری آنکھ میں تِیر لگا اور وہ پھُوٹ گئی۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس میں اپنا لُعابِ مُبارک ڈال دیا اور دُعا فرمائی۔ پس مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی اور آنکھ بالکل دُرُست ہوگئی۔(زاد المعاد، ج۳ص۱۴۴)

اَوج و کمالِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
جُود و نوالِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

زبان مبارک

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مخلوق میں سب سے زِیادہ فَصاحت والے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلام ایسا واضح ہوتا کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔(الشمائل المحمدیہ للترمذی، ص ۱۳۴، حدیث ۲۱۳) حضرتِ اُمِ مَعْبَد رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہوتے تو پُر وقار ہوتے اور جب گُفتگو فرماتے تو چہرہ پُر نُور اور بارونق ہوتا، نِہایت ہی شِیرِیں گُفتار فرماتے اور گُفتگو بہت واضح ہوتی، جو نہ تو بے فائدہ تھی اور نہ ہی بیہودہ ۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج۴، ص۵۱۴)

اقوالِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
افعالِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

دست مبارک

کَفِ دَسْت (ہتھیلیاں) اور بازو مُبارَک پُر گوشت تھے۔ حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشمی کپڑے کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کَفِ مُبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ کسی خُوشبو کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشبُو سے بڑھ کر پایا۔ (بخاری، کتاب المناقب، ۴۸۹/۲،

حدیث ۳۵۶۱) جس شخص سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُصافَحہ کرتے، وہ دن بھر اپنے ہاتھ میں خُوشبو پاتا اور جس بچہ کے سَر پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا دَستِ مُبارک رکھ دیتے،وہ خُوشبو میں دوسرے بچوں سے مُمتاز ہوتا۔(سیرتِ رسولِ عربی، ص ۲۶۳)

آقا کے بازو مرحبا مرحبا

آقا کی آنکھیں مرحبا مرحبا

پائے مبارک

دونوں پاؤں مُبارَک پُر گوشت اور خُوبصُورت ایسے کہ کسی کے نہ تھے اور نَرم وصاف ایسے کہ ان پر پانی ذَرا بھی نہ ٹھہرتا،بلکہ فوراً بہہ جاتا(سیرتِ رسولِ عربی،ص۲۷۶) حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب پتھر پر چلتے تو وہ نَرم ہو جاتا، تاکہ آپ بآسانی اس پر سے گُزر جائیں اور جب ریت پر چلتے تو اس میں پائے مُبارَک کا نشان نہ ہوتا۔(سیرتِ رسولِ عربی،ص۲۷۷)

انوارِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

گلزارِ مصطفٰے مرحبا مرحبا

مُوئے مُبارک

سرِ مُبارَک کے بال نہ تو بہت گھُنگریالے تھے اور ہی نہ بہت سیدھے بلکہ دونوں کے درمیان تھے۔داڑھی مُبارک گھنی تھی،اسے کنگھی کرتے اور آئینہ دیکھتے اور سونے سے پہلے آنکھوں میں تین تین(3, 3)بار سُرمہ ڈالتے۔مُونچھ مُبارَک کو کٹوایا کرتے اور فرماتے تھے کہ:مُشرِکین کی مُخالفت کرو۔یعنی داڑھیاں بڑھاؤ اور مُونچھوں کو پَست رکھو۔(مشکاۃ المصابیح،کتاب اللباس،باب الترجل ،ج۲،ص۴۸۷، حدیث ۴۴۲۱)

انوارِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا
گلزارِ مصطفیٰ مرحبا مرحبا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ ہمارے پیارے آقا، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر حَسِین و جمیل تھے کہ آپ جیسا نہ کبھی آیا، نہ آئے گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَر تا پا ،نُور کے مَرکز و مَحْوَر تھے، آپ کے تمام اَعْضائے مُبارَکہ خُوبی و کمال کے ایسے جامع تھے کہ اس کی نظیر و مِثال نہیں ملتی۔ اگر ہم غور کریں کہ ایسے پیارے سے بڑھ کر بھی کوئی مَحبَّت کے لائق ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں، بالخُصُوص وہ لوگ جو دُنیائے فانی کے عارضی حُسن کو دیکھ کر عشقِ مَجازی کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں اور پھر خِلافِ شریعت کاموں میں مُبتلا ہو کر اپنی دُنیا و آخرت برباد کر لیتے ہیں ان کے لئے مَقامِ غور ہے۔

شیخِ طریقت،اَمیرِ اَہلسُنَّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:اِس(عشقِ مجازی) کی سب سے بڑی وجہ آج کل کے اَکْثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور سُنَّتوں بھرے دینی ماحول سے دُوری ہے۔اِسی سبب سے ہر طرف گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T. V.،اور انٹرنیٹ وغیرہ میں عِشقیہ فلموں اور فِسقیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازِیوں کی مُبالَغہ آمیز اَخباری خبروں نیز ناوِلوں، بازاری ماہناموں ،ڈائجیسٹوں میں فَرضی عشقیہ اَفسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یُونیورسٹیوں کی مَخلوط کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامَحرم رشتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپَسی بے تکلُّفی کے دَلدَل کے اَندر اُتر کر اَکْثر کسی نہ کسی کو کسی سے عِشق ہو جاتا ہے۔پہلے یکطرفہ ہوتا ہے، پھر جب فریقِ اَوّل، فریقِ ثانی کو مُطَّلع کرتا ہے تو بعض

اَوْقات دوطرفہ ہوجاتا ہے اور پھر عُموماً گُناہ وعِصیان کا طُوفان کھڑا ہوجاتا ہے۔فُون پر جی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قول وقرار ہوجاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں توبسا اَوقات دونوں فِرار ہوجاتے ہیں، بَعْدَہ، اَخْبار میں ان کے اِشْتِہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ''کورٹ مَیرِج'' کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَاذَاللہ کبھی یُوں ہی بِغیر نکاح کے........ نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خود کُشی کی راہ لی جاتی ہے، جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔(نیکی کی دعوت، ص۴۰)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم سے کوئی، ان گُناہوں میں مُبتلا ہے تو ہاتھوں ہاتھ سچّے دل سے توبہ کرلیجئے، اِس عشق سراپا فِسق سے نَجات کیلئے اللہ غفار کے عالی دربار میں گڑگڑا کر دُعا مانگئے، ہر مُمکن صورت میں اس وَبال سے پیچھا چُھڑائیے۔ اپنے آپ کو دینی کاموں میں ایک دَم مَشغول کردیجئے۔ اللہ پاک اور اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحبَّت اپنے دل میں بڑھائیے اور بارگاہِ رِسالت میں اِستِغاثہ (یعنی فریاد) پیش کیجئے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا کی رنگینیوں سے دِل لگانے کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا، اگر دل لگانا ہی ہے تو اللہ پاک اوراس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات سے لگائیے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں پر عمل کی کوشش کیجئے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مُبارکہ کے بارے میں مزید جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ''سیرتِ رسولِ عربی'' کا مطالعہ کیجئے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَاللہ معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مزید مَحبَّت بڑھے گی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

سنتوں پر عمل کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَسین و جمیل ہونے کے ساتھ ساتھ نَفاست و نظافت پسند بھی تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی صَفائی سُتھرائی کا خَیال رکھتے ہوئے جائز زَیب وزِینَت اِختیار کرنی چاہیے۔ حدیثِ مُبارک میں آتا ہے کہ اِنَّ اللہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ یعنی اللہ پاک جمیل ہے اور خُوبصُورتی کو پسند فرماتا ہے (مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۰ -۱ ۶، حدیث: ۱۴۷)۔ آیئے زینت کی جائز اور ناجائز صُورتیں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، مرد چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ والی جو وَزْن میں ساڑھے چار (4) ماشہ سے کم ہو، پہن سکتے ہیں۔ مرد چند انگوٹھیاں یا ایک انگوٹھی کئی نگ والی یا چھلے نہیں پہن سکتے کہ یہ سب مَردوں کے لئے ناجائز ہیں، عورتیں سونے چاندی کی ہر قسم کی انگوٹھیاں چھلے اور ہر قسم کے زیورات پہن سکتی ہیں، بجنے والے زیورات بھی عورتوں کے لئے منع ہیں، نابالغ لڑکوں کو بھی زیورات پہنانا حرام ہے، پہنانے والے گنہگار ہوں گے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراہیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، ج ۵، ص ۳۳۵ ملخصا) شریعت میں اجازت ہے کہ اگر اللہ تعالٰی نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال عورتوں اور مَردوں دونوں کے لئے جائز ہے بشرطیہ کہ فخر اور گھمنڈ کے لئے نہ ہوں، بلکہ نعمتِ خُداوندی کے اِظہار کے لئے ہو۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۵۷۹ بتصرف)

سُرمہ لگانا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سُنَّت ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سونے لگتے تو اپنی مبارک آنکھوں میں سُرمہ لگایا کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی سونے سے پہلے اِتباعِ سُنَّت کی نِیَّت سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ لگانا چاہیے۔ اس سے ہمیں سُرمہ لگانے کی سُنَّت کا بھی ثواب ہو گا اور ساتھ ہی ساتھ اس

کے دُنیوی فَوائد بھی حاصل ہوں گے۔ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے سرِ اَقدس اور داڑھی مُبارک میں تیل ڈالتے، کنگھا کرتے، بیچ سر میں مانگ نکالتے۔ حضرت اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس کے بال ہوں تو وہ ان کا اِکرام کرے۔(یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے)(سنن ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی اصلاح الشعر، الحدیث ۴۱۶۳، ج ۴، ص ۱۰۳) (۴) لڑکیوں کی ناک (وغیرہ) چھیدنا جائز ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج ۹، ص ۵۹۸) (۵) بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور بالی وغیرہ پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔یعنی لڑکے کا کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۵۹۸، ۶۹۳ ملخصاً) (۶) عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ج ۹، ص ۵۹۹ ملتقطاً) حضرت ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ مدینے کے تاجدار، شَفیعِ روزِ شُمار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک مُخَنَّث (یعنی ہیجڑا) حاضر کیا گیا، جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رَنگے ہوئے تھے۔ اِرشاد فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے؟) لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے۔ ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم فرمایا: کہ اسے شہر بدر کردو۔ لٰہذا اس کو شہر بدر کر دیا گیا، مدینۂ مُنوّرہ سے نکال کر "نقیع" کو بھیج دیا گیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، الحدیث ۴۹۲۸، ج ۴، ص ۳۶۸)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا؟ مُخَنَّث نے عورتوں کی نقل کی یعنی ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی تو ہمارے مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سے کس قدر ناراض ہوئے کہ اسے شہر بدر

کر دیا،اس حدیثِ مُبارَک سے ان لوگوں کو دَرْس حاصل کرنا چاہیے، جو شادی یا عیدین وغیرہ کے مَواقع پر اپنے ہاتھوں یا اُنگلیوں پر مہندی لگالیا کرتے ہیں۔ جس طرح مَردوں کو عورتوں کی نَقْل جائز نہیں،اسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نَقْل نہیں کر سکتیں۔ جیسا کہ

حضرت اِبْنِ عَبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لَعْنت فرمائی زَنانہ مَردوں پر جو عورتوں کی صُورت بنائیں اور مَردانی عورتوں پر جو مَردوں کی صُورت بنائیں۔ (مسند احمد بن حنبل ،مسند عبداللہ بن عباس، حدیث ۲۲۶۳، ۱/۵۴۰) (۷) جاندار کی تَصاویر والے لباس ہر گز نہ پہنا کریں نہ ہی جانوروں یا انسانوں کی تَصاویر والے اِسٹیکرز اپنے کپڑوں پر لگائیں، نہ ہی گھروں میں آویزاں کریں (۸) اپنے بچوں کو ایسے "بابا سُوٹ" نہ پہنائیں جن پر جانوروں اور انسانوں کے فوٹو بنے ہوئے ہوتے ہیں (۹) خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اَشْیاء کے ذریعے، مگر گھر کی چار دِیواری میں زِینَت کریں، لیکن میک اَپ کرکے اور بن سَنور کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عورت پُوری کی پُوری عورت (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے، جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، حدیث ۱۱۷۶، ۲/۳۹۲) (۱۰) ننگے سر پھرنا سُنَّت نہیں ہے، لہٰذا اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ اپنے سر پر عمامہ شریف کا تاج سَجائے رکھیں کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی سُنَّت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد